7545 ـ كفار كي چوري كرنےسے توبہ كر لي

سوال

ميں ايك غيراسلامي ملك ميں رہائش پذير ہوں اور بہت عرصہ تك گناہوں كا مرتكب رہا ہوں، الحمد للہ اللہ تعالي نےمجھےہدايت سے نوازتےہوئے صحيح راہ دكھائي توميں نےتوبہ كرلي، توبہ سے قبل ميں دكانوں سے اشياء چوري كرتا اور اجتماعي انشورنش كےذريعہ مال كےحصول كےليے ميں سركاري اداروں كو بھي دھوكہ ديتا رہا، اور اسي طرح عام ٹرانسپورٹ ميں بغير ٹكٹ سفر بھي كرتا رہا ہوں، اب جبكہ ميں نےيہ كام ترك كرديے ہيں اگر سركاري ادارے كواس كي خبرديتا ہوں تو وہ مجھےغيرمسلم ملك ميں قيد كرديں گے، لھذا ميري آپ سے گزارش ہے كہ ميري راہنمائي كريں كہ مجھےاس معاملہ ميں كيا كرنا چاہيے؟، اس كےساتھ ساتھ ميري آپ سےگزارش ہےكہ آپ ميرے ليے اللہ تعالي سے دعا بھي فرمائيں كہ وہ مجھےمعاف فرما دے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ اللہ تعالي نے آپ كو توبہ كي توفيق سے نوازا، ہم اللہ تعالي سے عا گوہيں كہ وہ ہم سب كو صراط مستقيم پر چلائےاور موت تك صراط مستقيم پر ثابت قدم ركھے .

ميرے بھائي آپ كےعلم ميں ہونا چاہيے كہ كسي بھي مسلمان كے ليے كسي شخص كو دھوكہ دينا اور اس كا ناحق مال كھاناجائز نہيں اگرچہ وہ كافر ہي كيوں نہ ہو .

اور جب مسلمان سےكسي گناہ چوري وغيرہ كا ارتكاب ہوجائےاور حكمران تك اس كا معاملہ جانےسےقبل توبہ كرلے تواس وقت اس كي سزا ساقط ہوجائےگي اور اس كا محاسبہ كرنا جائزنہيں كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

{جولوگ اللہ تعالي اور اس كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم سے لڑيں اور زمين ميں فساد كرتے پھريں ان كي سزا يہي ہے كہ وہ قتل كرديے جائيں يا سولي چڑھا ديےجائيں يا مخالف جانب سے ان كےہاتھ پاؤں كاٹ ديے جائيں، يا انہيں جلاوطن كرديا جائے يہ تو ہوئي ان دنيوي ذلت ورسوائي اور آخرت ميں ان كےليے بڑا بھاري عذاب ہے .

ہاں جو لوگ اس سےپہلے توبہ كرليں كہ تم ان پر قابوپالو تويقين مانو كہ اللہ تعالي بہت بڑي بخشش اور رحم وكرم والا ہے} . سورۃ المائدۃ (33 ـ 34)

اور رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(گناہوں سے توبہ كرنے والا ايسے ہي ہے جس كے گناہ نہيں ہيں) .

اور جس كے گناہ نہ ہوں اس كي كوئي سزا ہي نہيں .

ديكھيں: الاختيارات الفقهية (510 ـ 526) اور المغني (12 / 484)

اور عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالي عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے اسلمي قبيلہ كو رجم كرنے كے بعد فرمايا:

(ان گندي اشياء سے اجتناب كرو جن سے اللہ تعالي نے منع فرماديا ہے، اور جو كوئي ان ميں پڑ جائے اسے چاہيے كہ وہ اللہ تعالي كے پردہ كے ساتھ پردہ پوشي كرے اور اللہ كے سامنے توبہ كرے؛ اس ليے كہ جس نے بھي ہمارے ليے اپني كمر ظاہر كي ہم اس پر اللہ تعالي كي كتاب نافذ كريں گے) اسے امام حاكم نے المستدرك علي الصحيحين (4 / 425) اور امام بيہقي نے البيہقي (8 / 330) ميں روايت كيا ہے.

اس حديث كو امام حاكم، ابن سكن اور ابن الملقن نے صحيح قرار ديا ہے.

ديكھيں: التلخيص الحبير (4 / 57) اور خلاصة البدر المنير لابن الملقن (2 / 303) .

تو اس بنا پر يہ لازم نہيں آتا كہ آپ سركاري حكام كے پاس جاكر چوري كا اعتراف كريں، بلكہ آپ كے ليے سچي توبہ ہي كافي ہوگي، ليكن آپ كے ذمہ يہ واجب ہے كہ چوري كردہ مال ان كے مالكوں كو واپس كريں، اس كے بغير آپ كي توبہ صحيح نہيں ہوگي، اور مال واپس كرنے ميں يہ شرط نہيں كہ آپ نے ان كا يہ مال چوري كيا تھا، خاص كر جب آپ كو ان سے يہ خدشہ ہو كہ وہ آپ كي شكايت كركے آپ كو قيد كروا ديں گے.

سب سے اہم مالكوں تك مال پہچانا ہے يا تو آپ اس كي رقم كسي لفافے ميں بند كركے انہيں ديں يا پھر كسي ايسے شخص كو ديں جو ان تك پہنچا دے، يا پھر كوئي اور طريقہ اختيار كرليں .

اور حكومت كا مال بھي واپس كرنا ضروري ہے، اور اسي طرح دوسرے اشخاص كا بھي، اور اگر آپ اس مال كي تحديد نہيں كرسكتے تو آپ اس كي تحديد ميں احتياط كو مدنظر ركھتے ہوئے اندازہ لگاكر اس مال كو واپس كريں يعني جب آپ كو يہ يقين ہوجائے كہ آپ كے ذمہ جو واجب تھا اس كي ادائيگي ہو گئي ہے.

اور اگر آپ كو مالكوں كا بھي علم نہيں تو آپ يہ رقم ان كي جانب سے صدقہ كرديں اور كسي خيروبھلائي كے كام ميں صرف كرديں .

والله اعلم .